عربی زبان کی وسعت اور اہمیت

عطا محمد جنجوعہ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رہبر کامل ﷺ نے فرمایا تم عربی زبان کو تین وجہ سے محبوب رکھو۔ اس لئے کہ میں عربی ہوں اور قرآن کریم زبان عربی ہے۔ نیز اہل جنت کی زبان عربی ہے۔ (مشکوۃ جلد دوم)

مزید یہ ہے کہ عربی زبان وسعت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں کسی چیز کے اظہار کے لئے سینکڑوں الفاظ موجود ہیں۔

بنو عباسیہ کے دور میں سرکاری سطح پر علم و فن کے بڑے بڑے مرکز قائم ہوئے۔ جن میں دنیا بھر کے علماء و حکماء کو اپنے درباروں میں جمع کر کے یونانی' رومی' اور ہندی علوم کو عربی میں منتقل کیا گیا۔ ترجمہ کرتے وقت کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں ہوا۔ انہوں نے بیت الحکمۃ قائم کیا جس میں قرآن و حدیث' فقہ کے علاوہ طب' ریاضی' کیمیا' نجوم' جغرافیہ' تاریخ اور فلسفہ پر تحقیقی کام ہوا۔ ان علوم سے متعلق دنیا بھر سے کتابیں منگوائیں صرف قیصر روم سے پانچ ہزار اونٹوں پر لاد کر آئیں۔ اس کے علاوہ جا بجا دار الکتب اور دارالعلوم قائم کئے۔ جن میں شرعی و عقلی علوم کے علاوہ ایک شعبہ اجنبی زبانوں کی تدریس کا بھی تھا۔ یہاں سے سسلی اور اندلس کے راستے اس نے یورپ کے وحشیوں کو سیاست' حکومت' تمدن اور علوم و فنون سے روشناس کرایا۔

جارج شائن کا کہنا ہے کہ آٹھویں صدی کے نصف آخر سے گیارھویں صدی تک کے اختتام تک عربی ہی بنی نوع انسان کی سائنسی اور ترقی پسندانہ زبان تھی۔ (تاریخ سائنس' بحوالہ یورپ پر اسلام کے احسان' غلام جیلانی برق)

راجر بیکن جسے انگلستان میں بابائے سائنس سمجھا جاتا تھا عربوں کا شاگرد تھا وہ اپنے شاگردوں سے کہا کرتا تھا کہ صحیح علم حاصل کرنا ہے تو عربی پڑھو۔

(بحوالہ یورپ پر اسلام کے احسان۔ غلام جیلانی برق)

پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں:

"عربی کتابوں کے سینکڑوں تراجم یورپ کی برباد زمین پر بارش بن کر برسے اور مختلف شعبہ ہائے علم نے انگڑائی لی"

(میراث ۳۵۱ بحوالہ یورپ پر اسلام کے احسان ۔ غلام جیلانی برق)

یہودی سازش سے جذبہ جہاد سرد پڑ گیا اور یونانی فکر کے غلبہ سے مسلمانوں میں قرآن و حدیث کی روشنی میں تحقیق و اجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں امت محمدیہ کو مذہبی و مادی فتنوں نے گھیر لیا۔ وہ ایک دوسرے کی مخالفت میں اس حد تک بڑھ گئے کہ انہوں نے غیر مسلم حکمرانوں کو حملہ کی دعوت دی۔ رفتہ رفتہ غیر مسلم حکمران اسلامی دنیا پر چھا گئے۔

غلامی کے دور میں انگریزی و فرانسیسی نے عربی و فارسی کی اہمیت ختم کر دی۔ دینی مدارس کی وقف جائداد کو ضبط کر لیا گیا۔ سرکاری مدارس کی تعلیم کا مقصد حصول معاش تک محدود ہو کر رہ گیا۔ سائنسی تحقیق پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔ اب نیم آزادی کے دور میں بھی نصاب تعلیم وہی ہے جو پہلے تھا۔ ذریعہ تعلیم بھی انگریزی ہے جو ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جبکہ انگریزوں نے انگریزی زبان میں' چین نے چینی میں' جاپان نے جاپانی میں' جرمنی نے جرمن میں اور اسرائیل نے عبرانی زبان میں بچوں کو تعلیم دے کر ترقی کر لی کیونکہ یہی ان کی قومی زبان تھی۔ ویسے بھی اصولی بات ہے جو قوم اپنی نئی نسل کے لئے سرمایہ علوم و فنون اپنی قومی زبان میں فراہم کرے گی۔ وہی قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہو گی۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ دنیا بھر کے سائنس دانوں نے اپنی سائنسی تگ و دو کو بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر قرآن سے اخذ کیا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلم سائنس دانوں نے اس شعبہ میں کمال حاصل کیا تو یورپی اقوام کے استاد ٹھہرے۔

آج بھی ضرورت اس امر کی ہے قدیم مسلم سائنس دانوں کی تالیفات کو وسیع پیانہ پر شائع کیا جائے۔ جن کو اسلامی دنیا کی معروف زبانوں میں منتقل کیا جائے۔ تاکہ نئی نسل سائنسی تعلیم کے دوران احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔

ممکنہ ذرائع بروئے کار لاکر جدید ایٹمی ٹیکنالوجی کو حاصل کیا جائے اور اسے عربی میں منتقل کیا جائے۔ اس کے بعد قدیم و جدید تھیوری کو اسلامی ممالک اپنی قومی زبان میں ترجمہ کرکے تعلیمی اداروں میں شامل نصاب کریں۔

خلافت اسلامیہ' قرآنی اصول' فرمان رسول ﷺ کی روشنی میں قدیم مسلم تھیوری اور جدید سائنسی نظریات پر تحقیق مزید کرنے کے لئے سائنسی ادارے قائم کرے۔ جہاں زرعی' صنعتی اور دفاعی ترقی کے لئے ان تھک محنت کریں۔ مسلم سائنس دانوں اور فنی ماہرین کے کنونشن منعقد کئے جائیں۔ عربی زبان کے فروغ کے لئے مختلف [illegible]ت میں مدرسین بھیجے جائیں۔ خلافت اسلامیہ جن کو معاوضہ بھی ادا کرے۔ عربی اساتذہ کو سعودی عرب اور مصر میں خصوصی کورس کرائے جائیں۔

بقیہ : نواقض تیمم و وضو

معاملہ میں مرد سے بھی آگے ہے۔ (الفروع ۲ / ۱۵۱' ۱۵۲)

سنن ابی داؤد و مسند احمد میں اس حدیث علیؓ کی جو روایت ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں : یغسل ذکرہ و انشیيه و یتوضا۔ اور موطا امام مالک اور ابو داؤد کی ہی ایک دوسری حضرت عبد اللہ بن سعد انصاریؓ سے مروی روایت میں ہے : فتغسل من ذلک فرجک و انشیک و توضا وضوء ک للصلوۃ۔ اور دونوں روایتوں کا مفہوم ایک ہی ہے کہ ایسے میں استنجا کرتے وقت (مرد خصیے) بھی دھوئے۔ (مختصر السنن لمنذری ۱ / ۱۴۸' جامع الاصول ۸ / ۸۸۹' تحقیق فتح الباری ۱ / ۳۸۰)